52886 ـ تكليف اور اذيت سے بچنے كے ليے داڑھى كاٹنے كا حكم

سوال

ميرا دوست عنقريب ايك اسلامى ملك ميں شادى كر رہا ہے وہ صراط مستقيم پر قائم اور سنت كى پيروى كرتا ہے (اس نے داڑھى بھى ركھى ہوئى ہے) ليكن جس ملك ميں وہ جائيگا وہاں داڑھى والے شخص كو بند كر ليا جاتا ہے، اور پھر خفيہ پوليس والے اس كا پيچھا كرتے رہتے ہيں، ميرا دوست اپنے سسرالى خاندان كے ليے كوئى مشكلات پيدا كرنا نہيں چاہتا، كيونكہ حكومت كى جانب سے ان كا خفيہ طور پر پيچھا كرنا متوقع ہے، اس بنا وہ اپنى داڑھى كى تھوڑى سى كانٹ چھانٹ كرنا چاہتا ہے، اور پھر بعد ميں دوبارہ داڑھى بڑھا لےگا اگر مذكورہ بالا اسباب نہ ہوتے تو وہ داڑھى كو نہ كاٹتا، اس كا حكم كيا ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

شرعى طور پر داڑھى پورى ركھنا واجب ہے، اور اسے مونڈنا حرام ہے، سوال نمبر (1189) كے جواب ميں داڑھى مونڈنے كا حكم بيان ہو چكا ہے كہ اسے مونڈنا حرام كاموں ميں شامل ہوتا ہے.

اور ابن حزم رحمہ اللہ نے علماء كرام كا اتفاق نقل كيا ہے كہ داڑھى مونڈنا جائز نہيں.

ديكھيں: المحلى ابن حزم (2 / 189).

ليكن قيد و بند كے خوف يا داڑھى ركھنے والے كو دى جانے والى اذيت سے بچنے كے ليے داڑھى مونڈنے كے متعلق يہ ہے كہ:

يہ خوف ايك درجہ تك نہيں ہے، بلكہ بعض اوقات تو راجح گمان ہوتا ہے، اور بعض اوقات صرف وہم، اور بعض اوقات دونوں برابر برابر ہوتے ہيں.

صرف ظن راجح كى حالت ميں ہى داڑھى مونڈنا جائز ہے، اس كے علاوہ كسى بھى حالت ميں نہيں.

اور يہ اس صورت ميں ضروريات كے باب ميں شامل ہو گا، اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

پھر جو كوئى مجبور ہو جائے، اور وہ حد سے تجاوز كرنے والا اور زيادتى كرنے والا نہ ہو، اس پر ان كے كھانے ميں كوئى گناہ نہيں، اللہ تعالى بخشش كرنے والا مہربان ہے البقرۃ (173).

یا پھر یہ چیز باب الاكراہ میں شامل ہو گی، فرمان باری تعالی ہے:

جو شخص اپنے ایمان كے بعد اللہ سے كفر كرے سوائے اس كے كہ جس پر جبر كیا جائے، اور اس كا دل ایمان پر برقرار ہو مگر جو لوگ كھلے دل سے كفر كریں تو ان پر اللہ تعالى كا غضب ہے، اور انہی كے لیے بہت بڑا عذاب ہے النحل (106).

اس میں اكراہ اور جبر وہ معتبر ہے كہ داڑھی نہ منڈانے كی صورت میں اسے نقصان پہنچے، لیكن صرف تنگی اور سوال و جواب اور تحیقیق كرنا، یہ ایسے امور ہیں جن سے داڑھی منڈے بھی نہیں بچ سكتے، اور ایسے شخص كو گناہ میں پڑنا جائز نہیں.

اكراہ اور جبر كی كئی ایك شروط ہیں، جن كا ہونا ضروری ہے حتی كہ مسلمان شخص كے لیے كوئی حرام فعل یا قول جائز ہو، اور ان شروط كا معلوم ہونا ایك اہم چیز ہے، بہت سارے لوگ اكراہ اور جبر كا دعوی كرتے ہیں حالانكہ وہ ایسے نہیں ہوتے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہیں:

" اكراہ اور جبر كی تین شرطیں ہیں:

پہلی شرط:

وہ امر ایسے شخص كی جانب سے ہو جو قادر ہے.

دوسری شرط:

اس كے ظن غالب میں ہو كہ اگر مطالبہ تسلیم نہ كیا گیا تو اسے جو دھمكی دی گئی ہے اس سے نقصان ہوگا.

تیسری شرط:

وہ ایسا امر ہو جس سے بہت زیادہ نقصان اور ضرر پہنچے، مثلا قتل، شدید قسم كا زدكوب كرنا، قید و بند، اور لمبی دیر تك محبوس ركھنا، لیكن صرف سب و شتم اكراہ اور جبر میں شامل نہیں ہوتا، اور اسی طرح تھوڑا سا مال لینا بھی.

لیكن تھوڑا سا ضرر اور نقصان اگر تو كسی ایسے شخص كے متعلق ہو جو اس كی پرواہ نہ كرتا ہو، تو یہ جبر اور اكراہ نہیں، اگر بعض صاحب مروؤت كے حق میں وہ اہانت و توہین كے طریقہ پر ہو تو وہ كسی دوسرے كے لیے بہت شدید زدكوب كرنے كی جگہ میں ہوتا ہے.

اور اگر اسے دھمکی دی جائے کہ اس کے بچے کو تکلیف اور اذیت دی جائيگی، تو ايك قول كے مطابق يہ اكراہ اور جبر نہيں، كيونكہ ضرر تو اس كے علاوہ كسى اور كو پہنچ رہا ہے، اور اولى يہى ہے كہ يہ اكراہ اور جبر ہے، كيونكہ يہ چيز تو اس كے ہاں اس كا مال لينے سے بھى زيادہ عظيم اور بڑا ہے، اور اس كى دھمكى اكراہ ہے، تو اسى طرح يہ بھى اكراہ ہوگا.

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 292).

اور اگر يہ تكليف اور اذيت داڑھى ہلكى كر كے ختم اور دور كى جا سكتى ہو تو پھر داڑھى منڈانا صحيح نہيں، بلكہ وہ صرف اسے ہلكا كر لے، كيونكہ داڑھى منڈانا ہلكى كرنے سے زيادہ شديد ہے.

يہاں اس بات كى تنبيہ كرنا ضرورى ہے كہ: وہ اس ملك كا سفر كرنے كا محتاج ہو، ليكن اس ملك جانے كى ضرورت نہ ہو تو پھر سفر كے ليے داڑھى منڈانا جائز نہيں، كيونكہ وہ اس كے ليے مجبور نہيں.

واللہ اعلم .